© rasailojaraid.com

امام ابن الانباری کی کتاب الاضداد فی اللغۃ

(مولانا قاضی اطہر مبارکپوری اڈیٹر "البلاغ" بمبئی)

عرب ممالک میں آزادی کی رَو کے ساتھ ساتھ علمی و تحقیقی کاموں کا ذوق بھی ابھر رہا ہے اور خوشی کی بات ہے کہ یہ ذوق بڑی بڑی حکومتوں سے لیکر چھوٹی چھوٹی امارتوں تک میں پھیل رہا ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال خلیج فارس کی مشہور عرب امارت کویت میں اس کام کے لئے شیخ کویت الشیخ عبداللہ السالم آل الصباح کی طرف سے ایک بہت بڑا مطبع قائم ہوا ہے۔ یہاں سے نہایت قیمتی کتابیں جدید اسلوب میں شائع ہو رہی ہیں اور صرف ایک سال کی مدتِ قلیل میں ماہوار مجلہ العربی کے علاوہ تین اہم کتابیں یہاں سے شائع ہو چکی ہیں: پہلی کتاب الذخائر والتحف قاضی رشید بن زبیر کی ہے (ابو الحسین احمد بن قاضی رشید ابو الحسن علی بن قاضی رشید ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حسین بن زبیر غسانی اسوانی مصری متوفی ۵۶۳ھ) اس کتاب کا تفصیلی تعارف ہم معارف اعظم گڈھ بابت ماہ اپریل و مئی ۱۹۶۰ء میں کرا چکے ہیں۔

دوسری کتاب الاضداد فی اللغۃ امام ابوبکر ابن الانباری رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ اس کتاب کا تعارف کرانے سے پہلے مناسب ہے کہ امام ابن الانباری کا مختصر طور سے تعارف کرایا جائے۔

امام ابوبکر محمد بن قاسم انباریؒ امام ابوبکر محمد بن قاسم بن محمد بن بشار بن حسن بن بیان بن سماعہ بن فزدہ بن قطن بن دعامہ انباری رحمۃ اللہ علیہ ۱۱ رجب ۲۷۱ھ کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد قاسم بن محمد اپنے زمانہ میں ادب و عربیت کے زبردست ماہر اور یکتائے فن تھے۔ ابوبکر محمد ابن انباری نے اپنے والد کی گود میں پرورش پائی اور خاندان کا علمی ماحول قبول کیا، نیز اپنے زمانہ کے اساطین علم و فن سے تحصیلِ علم کی جن میں یہ حضرات خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ احمد بن یحییٰ ثعلب، اسمٰعیل القاضی، احمد بن ہیثم بزار وغیرہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور لغت، نحو، ادب، اور تفسیر میں امامت کے درجہ کو پہونچے، زبیدی نے اپنی کتاب طبقات اللغویین والنحویین میں آپ کو کوفہ کے نحویوں میں طبقۂ سادسہ کے اعلام میں شمار کیا ہے اور امام ثعلب کے ارشد تلامذہ میں بتایا ہے۔ آپکی قرآنی علوم وفنون میں مہارت کا اندازہ ابو علی قالی کے اس بیان سے ہو سکتا ہے۔

انہ کان یحفظ ثلاثمائۃ الف بیت شاھدًا فی القرآن، وکان یحفظ مائۃ وعشرین تفسیرًا باسانیدھا۔

آپ کو تین لاکھ اشعار صرف قرآن کے شواہد پر ذہنی یاد تھے اور ایک سو بیس تفسیریں مع سندوں کے زبانی یاد تھیں۔

ابن الندیم نے الفہرست میں آپ کے بارے میں لکھا ہے۔

فی غایۃ الذکاء والفطنۃ وجودۃ القریحۃ وسرعۃ الحفظ، وکان مع ذلک ورعًا من الصالحین، لا یعرف حرمۃ وزلۃ وکان یضرب بہ المثل فی حضور البدیھۃ وسرعۃ الجواب۔

آپ تیزی ذہن، فہم وفراست، جودت طبع اور سرعت حفظ میں انتہائی مرتبہ کے مالک تھے اس کے باوجود نہایت پرہیزگار بزرگ تھے، زندگی بھر حرام یا لغزش تک کو نہیں جانا۔ بداہت اور سرعتِ جواب میں اُن کی مثال دی جاتی تھی۔

ازہری نے اپنی کتاب التہذیب کے مقدمہ میں لکھا ہے۔

کان اوحد عصرہ واعلم من شاھدت بکتاب اللہ ومعانیہ واعرابہ ومعرفۃ اختلاف اھل العلم فی مشکلہ، ولہ مولفات حسان فی علم القرآن وکان صائنًا لنفسہ مقدمًا فی صناعتہ معروفا بالصدق، حافظًا حسن البیان، عذب الالفاظ، لم یدرکرلنا الی ھذہ الغایۃ من الناشئین بالعراق وغیرھا من یخلفہ او یسد مسدہ

میں نے جن علماء کو پایا ان میں ابو بکر ابن انباری قرآن کے معانی واعراب اور قرآنی مشکلات میں اہل علم کے اختلافات کے سب سے بڑے عالم اور یکتائے زمانہ تھے، قرآنی علوم میں اُن کی اچھی اچھی کتابیں ہیں۔ آپ پرہیزگار، اپنے کام میں چُست سچائی میں مشہور، حافظ قرآن، شیریں بیان تھے، اب تک ہمارے سامنے عراق وغیرہ سے کوئی شخص ایسا نہیں پیدا ہو سکا ہے جو ان کا جانشین یا قائم مقام ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک مرتبہ امام ابوبکر بن انباری سے پوچھا گیا کہ آپ کو کتنی کتابیں یاد ہیں تو انھوں نے بتایا کہ مجھے تیرہ صندوق کتابیں زبانی یاد ہیں۔

امام ابوبکر محمد بن قاسم انباری نے اپنے دور کے مطابق تعلیم کے لئے مسجدوں کو مرکز بنایا اور تصنیف و تالیف میں مشغول ہو کر بہت زیادہ کتابیں لکھیں ان کا مسجد کا حلقہ بہت وسیع ہوتا تھا اور عوام کے علاوہ بغداد کے اعیان واشراف اور وزراء و کُتّاب بھی اس میں شریک ہوتے تھے اور آپ اپنی تمام تصنیفات کو اس حلقہ میں زبانی املا کراتے تھے ایک گوشہ میں اُن کے والد کا حلقۂ درس ہوتا تھا اور دوسرے گوشہ میں خود بیٹھتے تھے خلیفہ راضی سے خصوصی تعلق تھا اس کی اولاد کو تعلیم دیتے تھے۔ ایک مرتبہ راضی نے آپ کو ایک نہایت حسین وجمیل باندی ہدیہ میں دی جسے دیکھ کر آپ کا دل کتابوں سے ہٹ کر اس کی طرف آگیا تو آپ نے اسی وقت خادم سے فرمایا کہ اسے واپس کر دو کیونکہ میرے نزدیک اس کی اتنی قدر و منزلت نہیں ہے کہ وہ میرے دل کو میرے علم سے پھیر دے۔ جب خلیفہ راضی کو یہ خبر لگی تو اس نے کہا :۔

لا ینبغی ان یکون العلم فی قلب احد احلیٰ منه فی صدر هذا الرجل — اس آدمی کے سینے میں جس قدر علم کی حلاوت اور شیرینی ہے کسی دوسرے کے دل میں نہیں ہو سکتی ۔

اس علمی آن بان کے باوجود آپ نہایت متواضع بزرگ اور صالح و متورع انسان تھے اور ساتھ ہی شاعر بھی تھے نیز نہایت دلچسپ اور حاضر جواب ادیب تھے ۔

ابن انباری عید الاضحیٰ کی رات میں ۳۲۸ھ یا ۳۲۷ھ میں فوت ہوئے ۔ اس جلیل القدر امام علم وفن کی تصنیفات کی فہرست یہ ہے :۔

(۱) غریب الحدیث ، ابن ندیم اور ابن خلکان نے اس کا تذکرہ کیا ہے، ابن خلکان نے لکھا ہے "یہ کتاب ۴۵ ہزار ورق کی ہے"

(۲) کتاب المذکر والمونث ، ابن خلکان کا بیان ہے کہ اس موضوع پر اس کتاب سے زیادہ کامل و مکمل کتاب کسی دوسرے نے نہیں لکھی، اس کے متعدد نسخے موجود ہیں ۔

(۳) رسالۃ المشکل فی معانی القرآن ۔ اس کتاب میں ابن انباری نے ابن قتیبہ اور ابو حاتم رازی کا رد کیا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۴) ادب الکاتب ۔ ابن ندیم اور یاقوت نے اس کا ذکر کیا ہے۔

(۵) الامالی۔ یاقوت نے اس کا ذکر کیا ہے۔

(۶) کتاب الالقات، اس کا ایک قلمی نسخہ مصر کے مکتبہ میں موجود ہے۔

(۷) ایضاح الوقف والابتدار، اس کے چند نسخے اسکندریہ، کبرپلی اور اسکوریال، اور حلب کے کتب خانوں میں موجود ہیں (۸) الرد علیٰ من خالف مصحف عثمان، اس کا تذکرہ یاقوت نے کیا ہے۔

(۹) الزاہر فی معانی الکلمات التی یستعملہا الناس فی صلاتہم ودعاہم وتسبیحہم، اس کا ایک نسخہ کوپریلی کے کتب خانہ میں ہے اور اس سے فوٹو کیا ہوا ایک نسخہ دار الکتب المصریہ میں ہے۔ زجاجی نے اس کا اختصار کیا تھا، اس اختصار کا ایک نسخہ دار الکتب المصریہ میں ہے

(۱۰) السبع الطوال، یاقوت نے اس کا نام شرح الجاہلیات لکھا ہے اور ابن خلکان نے کتاب الجاہلیات بتایا ہے، نیز ابن خلکان نے لکھا ہے کہ یہ کتاب سات سو ورق میں ہے، اس کا ایک نسخہ نور عثمانیہ کے کتب خانہ میں ہے، نیز اس کا ایک مختصر نسخہ دار الکتب المصریہ میں ہے اسی شرح سے مجلۃ الشرقیات میں زہیر بن ابی سلمیٰ کا معلقہ شائع کیا جاچکا ہے۔

(۱۱) شرح المفضلیات، اسے بیروت کے عیسائیوں نے مطبع الآباء میں چھاپ کر شائع کیا ہے

(۱۲) ضمائر القرآن۔ صاحب کشف الظنون نے اس کا ذکر کیا ہے اور بدرالدین زرکشی نے برہان میں اس سے نقل کیا ہے (۱۳) الکافی فی النحو، ابن خلکان اور یاقوت نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن خلکان نے بتایا ہے کہ یہ کتاب تقریباً ایک ہزار اوراق میں ہے۔

(۱۴) اللامات۔ ابن ندیم اور یاقوت نے اس کا ذکر کیا ہے۔

(۱۵) المجالس۔ قفطی نے اس کا ذکر کیا ہے، یاقوت نے اس کا نام المجالسات لکھا ہے۔

(۱۶) مسائل ابن شعبنوذ، ابن ندیم اور یاقوت نے اس کا ذکر کیا ہے۔

(۱۷) المقصور والممدود، ابن ندیم، یاقوت اور قفطی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

(۱۸) کتاب الھاآت فی کتاب اللہ عزوجل، ابن خلکان نے اسے کتاب الہاآت کے نام سے ذکر کیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے اور کہا ہے کہ یہ کتاب ایک ہزار ورق میں ہے، اس کا ایک نسخہ پیرس میں موجود ہے

(۱۹) کتاب الہجار، ابن ندیم، یاقوت، اور قفطی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

(۲۰) الواضح فی النحو، اس کا ذکر ابن ندیم اور یاقوت نے کیا ہے۔

(۲۱) کتاب الاضداد، اسی کتاب پر ہم یہ مقالہ لکھ رہے ہیں۔ ان مستقل تصنیفات کے علاوہ امام ابن انباری نے کئی شعراء کے دیوان مرتب کئے ہیں۔ ابن ندیم نے زہیر، نابغہ ذبیانی، اعشیٰ، جعدی اور راعی کے دواوین مرتب کرنے کی تصریح کی ہے۔

کتاب الاضداد فی اللغۃ اس جلیل القدر امام کی تصنیفات کی فہرست پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ اگر مسلمان ان سے کام لیتے تو عربیت اور قرآن کے بارے میں کس قدر گراں قدر خزانہ ہمارے پاس ہوتا، مگر افسوس کہ مسلمانوں کے بے شمار علمی خزانوں کی طرح امام ابن انباری کی کتابوں کا خزانہ بھی یورپ اور ایشیا کے کتب خانوں میں بند پڑا ہے اور اس کا ایک معتدبہ حصہ اس طرح گم ہو گیا کہ ہمارے پاس ان کے نام کے سوا کچھ نہیں رہا، وہ بھی تاریخ و تذکرہ کی کتابوں کی ورق گردانی کے بعد معلوم ہوا۔

امام ابن انباری کی صرف دو کتابیں شائع ہو سکیں اور وہ بھی غیر مسلموں کی توجہ اور کوشش سے، شرح المفضلیات کو بیروت کے مسیحی ادبار نے چھاپ کر شائع کیا اور الاضداد کو پہلی مرتبہ ایک مستشرق عالم نے شائع کیا۔ یہ کتاب لیون میں ۱۸۸۱ء میں نہایت تحقیق کے ساتھ مستشرق ہوتسما نے شائع کی تھی، اس کے بعد ۱۳۲۵ھ میں مصر میں شائع ہوئی، اب تک یہی مصری نسخہ متداول تھا۔ میں نے طالبعلمی کے زمانہ میں ۱۳۵۳ھ میں اسے خریدا تھا اور میرے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہے۔ اب اسی کتاب کو کویت کے سلسلہ دائرۃ المطبوعات والنشر نے نہایت آب و تاب کے ساتھ شائع کیا ہے۔ مصر کے ایک مشہور محقق استاذ محمد ابو الفضل ابراہیم نے تعلیق و تحشیہ اور تصحیح و تنقیح کے فرائض انجام دیئے ہیں اور اسی سال ۱۹۶۰ء میں مطبعۃ الکویت سے چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ بہترین آرٹ پیپر کے بڑے سائز پر ۴۰۰ صفحات میں یہ کتاب چھپی ہے، ہر صفحہ میں تقریباً ۲۰ سطریں ہیں۔

الاضداد فی کلام العرب کے عنوان پر اصمعی، سجستانی، ابن السکیت اور صنعانی وغیرہ نے کتابیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لکھی ہیں اور اُن کا مجموعہ بیروت میں ۱۹۱۳ء میں ڈاکٹر ادغست ہفنر کے اہتمام سے چھپ چکا ہے، قطرب کی کتاب انگریزی مجلہ "اسلومیکا" میں ۱۹۲۱ء میں ہانس کوفلر کے زیر اہتمام شائع کی جا چکی ہے اور ابن الدہان کی کتاب کو شیخ محمد آل لیسین نے نجف میں چھاپ کر ۱۹۵۲ء میں شائع کیا ہے۔

اس کے علاوہ جیسا کہ امام سیوطی نے المزہر میں بتایا ہے اس موضوع پر توزی اور ابو البرکات بن انباری کی کتابیں بھی ہیں، مگر یہ دونوں کتابیں ناپید ہیں، نیز اس موضوع پر کتاب الجمہرہ ابن درید، الغریب المصنف ابو عبید المخصص ابن سیدہ، فقہ اللغۃ ثعالبی اور دیوان الادب فارابی کے ابواب و فصول میں بہت سی کام کی باتیں منتشر طور سے موجود ہیں۔

مگر ان سب میں الاضداد فی اللغۃ محمد بن قاسم انباری رح اپنے محتویات کے اعتبار سے نہایت اہم جامع اور مستند ہے، اس میں قدما کی متفرق باتیں آگئی ہیں اور علل و شواہد کا خزانہ ہے، محمد بن قاسم انباری نے بسط و تفصیل کے ساتھ ہر ایسے لفظ پر کلام کیا ہے جو متضاد معنی کو شامل ہے، اشعار عرب، احادیث و آیات کے شواہد بکثرت بیان کئے ہیں۔ اس سلسلہ میں اکثر مقامات پر احادیث و آیات کی بہترین تشریحات بھی آگئی ہیں۔

مصنف نے مقدمہ میں اپنی کتاب کا تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے۔

وقد جمع قومٌ من اهل اللغة الحروف المتضادة، وصنفوا فی احصائها کتباً، نظرت فیها فوجدت کل واحدٍ منهم اُتی من الحروف بجزءٍ، واسقط منها جزءًا، واکثرهم امسك عن الاعتلال لها، فرأیتُ ان أجمعها فی کتابنا هذا علی حسب معرفتی ومبلغ علمی لیستغنی کاتبه والناظر فیه عن الکتب القدیمة المؤلفة فی مثل معناه، اذ اشتمل علی جمیع ما فیها ولم یعدم منه زیادةُ الفوائد وحسن البیان واستیفاء الاحتجاج واستقصاء الشواهد (ص ۱۳)

نیز مصنف نے مقدمہ میں اضداد کے بارے میں بڑی قیمتی معلومات درج کی ہیں، کہنا چاہیئے کہ یہ مقدمہ اس کتاب کی جان ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چند مفید اقتباسات | اس کے کچھ ٹکڑے ہم افادیت کے خیال سے یہاں نقل کرتے ہیں۔ مصنف حمد وصلوٰۃ کے بعد اس سلسلہ میں معترضین کے اعتراضات اور ان کے جوابات لکھتے ہیں:-

وليظن اهل البدع والزيغ والازراء بالعرب، ان ذلك كان منهم لنقصان حكمتهم، وقلة بلاغتهم، وكثرة الالتباس فى محاوراتهم، وعند اتصال مخاطباتهم فيسألون عن ذلك ويحتجون بان الاسم منبئ عن المعنى الذى تحته ودالٌّ عليه ومُوضح تاويله، فاذا اعتورا للفظة الواحدة معنيان مختلفان لم يعرف المخاطَب ايّهما اراد المخاطِبُ (صفحہ) وبطل بذلك معنى تعليق الاسم على المسمى، فاجيبوا عن هذا الذى ظنوه وسألوا عنه بضروب من الاجوبة احدهن أنّ كلام العرب يصحح بعضه بعضاً ويرتبط اوله بآخره، ولا يعرف معنى الخطاب منه إلا باستيفائه واستكمال جميع حروفه، فجاز وقوع اللفظة على المعنيين المتضادين لانها يتقدمها و ياتى بعدها مايدل على خصوصية احد المعنيين حروف الآخر، ولا يراد بها فى حال التكلم والاخبار إلا معنى واحدٌ (ص۲)

اس کے بعد اشعار و آیات سے اس کی متعدد دلیلیں بیان کی ہیں، پھر لکھا ہے،

ويجرى حروف الاضداد مجرى الحروف التى تقع على (ص۳) المعانى المختلفة، و ان لم تكن متضادة فلا يُعرف المعنى المقصود منها إلا بما يتقدم الحرف و يتاخر بعده مما يوضح تاويله (ص۴)

پھر لکھا ہے۔

وهذا الضرب من الالفاظ هو القليل الظريف فى كلام العربية واكثر كلامهم ياتى على ضربين آخرين، احدهما ان يقع اللفظان المختلفان على المعنيين المختلفين كقولك الرجل والمرأة، والجمل والناقة، واليوم والليلة وقام وقعد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وتکلم وسکت، وهذا هو الكثير الذى (لا يحاط به) والضرب الأخر أن يقع اللفظان المختلفان على المعنى الواحد كقولك البر والحنطة، والعير والحمار، والذئب (مث) والسيد، وجلس وقعد، وذهب ومضى قال ابو العباس عن ابن الاعرابى: كل حرفين اوقعتهما العرب على معنى واحدٍ فى كل واحدٍ منهما معنى ليس فى صاحبه ربما عرفناه فاخبرنا به، وربما غمض علينا فلم نلزم العرب جهله، وقال الاسماً (مث) كلها لعلةٍ خصت العرب ما خصت، منها من العلل ما نعلمه ومنها ما نجهله

اس کے بعد ابن الاعرابی کے قول کی توضیح کرتے ہوئے مصنف نے مکہ، بصرہ، کوفہ، الانس، بہیمہ، کی علت بیان کی ہے پھر لکھا ہے:-

فان قال لنا قائل لاى علة سُمّى الرجل رجلاً، والمرأة امرأةً والموصل موصلا ودعد دعداً (مث) قلنا العلل علمتها العرب وجهلناها، او بعضها فلم تزُل عن العرب حكمةُ العلم بما لحقنا من غموض العلة وصعوبة الاستخراج علينا وقال قطرب انما اوقعت العرب اللفظتين على المعنى الواحد على اتساعهم فى كلامهم كما زاحفوا فى اجزاء الشعر، ليدلوا على ان الكلام واسع عندهم وان مذاهبه لا تضيق عليهم عند الخطاب والاطالة والاطناب وقول ابن الاعرابى هو الذى نذهب اليه للحجة التى دللنا عليها، والبرهان الذى اقمناه فيه، وقال آخرون: اذا وقع الحرف على معنيين متضادين فالاصل لمعنى واحدٍ، ثم تداخل الاثنان على جهة الاتساع (مث)

اس کے بعد اس کی متعدد مثالیں بیان کی ہیں اور اشعار و آیات سے اس قول کی توثیق کی ہے۔ آگے چل کر لکھا ہے:-

وقال آخرون: اذا وقع الحرف على معنيين متضادين فمحال ان يكون العربي اوقعه عليهما بمساواة منه بينهما، ولكن احد المعنيين لحيّ من العرب، والمعنى

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الآخر لحي غيره، ثم سمع بعضهم لغة بعض فاخذ هؤلاء عن هؤلاء وهؤلاء عن هؤلاء قالوا فالجون الابيض في لغة حيّ من العرب، والجون الأسود في لغة حيّ آخر (ص۱۱) ثم اخذ احد الفريقين من الآخر كما قالت قريش حَسِبَ يحسِبُ.

پھر کسائی کا قول نقل کیا ہے کہ حَسِبَ عرب کی ایک قوم کا اپنا لفظ ہے اور یحسِبُ دوسرے کی زبان ہے جسے انھوں نے سنکر استعمال کیا اور کسائی کی توثیق میں فرار کا بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس نے بعض عرب کو فضِل یفضُل کہتے ہوئے سُنا ہے حالانکہ یفعُل فَعِل کا مضارع نہیں آتا اس لئے فضِل ایک قوم کا محاورہ ہے اور یفضُل دوسری قوم کی زبان ہے جسے انھوں نے سنکر استعمال کیا۔

ہم نے مذکورہ بالا طول طویل عربی عبارتوں کا ترجمہ اس لئے نہیں لکھا کہ یہ خالص علمی اور فنی باتیں ہیں اہل علم وفن کو ترجمہ کی ضرورت نہیں اور جن کا یہ موضوع نہیں ہے اُن کے لئے ترجمہ بیکار ہے۔

امام محمد بن قاسم انباری کے نزدیک جیسا کہ انھوں نے لکھا ہے حروف اضداد بہت کم ہیں وهذا الضرب هو القليل الظريف في كلام العرب (ص۸) انھوں نے اپنی کتاب میں جو ایسے حروف درج کئے ہیں اور اُن کے متضاد معنوں پر دلالت کے دلائل وسوائد اور علل قرآن واحادیث اور اشعار عرب بیان کئے ہیں اُن کی تفصیل یہ ہے۔

(ا) ۱۳ حروف، (ب) ۱۶، (ت) ۵، (ث) ۳، (ج) ۱۱، (ح) ۱۷، (خ) ۱۳، (د) ۹، (ذ) ۲، (ر) ۱۹، (ز) ۸، (س) ۱۸، (ش) ۱۵، (ص) ۱۱، (ض) ۷، (ط) ۹، (ظ) ۹، (ع) ۲۳، (غ) ۸، (ف) ۱۸، (ق) ۱۷، (ک) ۵، (ل) ۵، (م) ۸، (ن) ۱۷، (ھ) ۷، (و) ۷، (ی) ۱۔

ایڈیٹر برہان سے خط وکتابت کا پتہ

مولانا سعید احمد اکبرآبادی ایم۔اے
علی منزل۔ ڈگی روڈ
علی گڈھ۔ یوپی

© rasailojaraid.com